ترانہ جمعیۃ علماء ہند

یہ اہل یقیں کی جمعیت گل بانگ بہار گلشن ہے
یوں دین و سیاست باہم ہوں یہ کار شیشہ و آہن ہے

اس بانگ درا سے پہلے پہل بیدار دل اقوام ہوا
پھر ارض وطن آزاد ہوئی فیضان محبت عام ہوا

اس دیش کی شام ظلمت کو سورج کا اجالا ہم نے دیا
مغرب کے ستم ایجادوں کو ہاں دیش نکالا ہم نے دیا

سانچے میں کمال فطرت کے انسان یہاں پر ڈھلتے ہیں
اس ساز ولی اللہی کی ہر تان پہ دیپک جلتے ہیں

فیضان رشید وقاسم سے رندوں کو مقابی روح ملی
طوفان سے ٹکر لینے کو یہ ہند میں کشتی نوح ملی

پیمانہ شیخ الہندؒ سے ہیں سرشار گدا و شاہ یہاں
منشور فروغ ملت ہیں انفاس عبیداللہ یہاں

ایوان کفایت میں کتنا اونچا ہے علم جمعیت کا
تاریخ نے آپ زر سے لکھا کردار مجاہد ملت کا

مغرب کے فسوں کو توڑا تھا آہنگ حسین احمد نے یہاں
سو بار ہواؤں کے رخ کو تبدیل کیا اسعد نے یہاں

وہاب و سعید و فخرالدین شاہان عجم گزرے ہیں یہاں
ہے سید ملت جن کا لقب سلطان قلم گزرے ہیں یہاں

جو رند یہاں سے اٹھا ہے آقائے وطن کہلایا ہے
جو پھول کھلا ہے گلشن میں وہ روح چمن کہلایا ہے

یہ اہل جنوں کی جمعیت پھر سوز یقیں کو عام کرے
ملت کے مقدس خوابوں کی تعبیر حسیں کا کام کرے